قبر برزخی زندگی ہے

مختار احمد مدنی
(سعودی عرب)

قبر ایسا مرحلہ ہے جس سے ہر شخص کو گزرنا ہوتا ہے' یہ انتہائی مختصر زندگی ہوتی ہے' ارشاد ربانی ہے ﴿الهاكم التكاثر (١) حتى زرتم المقابر (٢)﴾ زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔

میمون بن مہران عرض کرتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے ﴿الهاكم التكاثر (١) حتى زرتم المقابر (٢)﴾ پڑھنا شروع کر دیا' پھر تھوڑی دیر رکنے کے بعد عرض کیا؛ اے میمون قبرستان صرف زیارت گاہ ہیں' زائر کو اپنی اصلی منزل کی طرف پلٹ کر واپس آنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں' اس آیت کی تفسیر کے تحت اس قول کو ذکر کرنے کے بعد امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛ ''بعض عرب سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ انہوں نے کسی کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے؛ کعبہ کے رب کی قسم لوگ زندہ کئے جائیں گے' اس لئے کہ زائر کو دوام نہیں وہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ انتہی

یہ زندگی انسان کی وفات سے شروع ہو جاتی ہے خواہ اسے قبر میں دفن کیا گیا ہو یا جلا کر ہواؤں میں اس کی راکھ اڑا دی گئی ہو' یا پانی میں ڈوب کر وفات پایا ہو یا اس کی لاش جل گئی ہو' یہ زندگی قیامت کے دن دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک رہتی ہے' اس زندگی کو قرآن کریم میں برزخ

کی زندگی کہا گیا ہے ٔارشاد ربانی ہے ﴿ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون﴾ (سورہ المومنون آیت ۱۰۰) ان کے پس پشت دوبارہ جی اٹھنے تک تو ایک حجاب ہے۔

مشہور عالم دین و مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں؛'' دو چیزوں کے درمیان اور آڑ کو برزخ کہا جاتا ہے ٔدنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان وقفہ ہے اسے یہاں برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے ٔ کیوں کہ مرنے کے بعد انسان کا تعلق دنیا کی زندگی سے ختم ہو جاتا ہے ٔاور آخرت کی زندگی کا آغاز اس وقت ہو گا جب تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا ٔیہ درمیان کی زندگی جو قبر میں یا پرندے کے پیٹ میں یا جلا ڈالنے کی صورت میں مٹی کے ذرات میں گذرتی ہے برزخ کی زندگی ہے ٔانسان کا یہ وجود جہاں بھی اور جس شکل میں بھی ہو گا بظاہر وہ مٹی میں مل کر مٹی بن چکا ہو گا یا راکھ بنا کر ہواؤں میں اڑا دیا یا دریاؤں میں بہا دیا گیا ہو یا کسی جانور کی خوراک بن گیا ہو گا مگر اللہ تعالیٰ سب کو ایک نیا وجود عطا فرما کر میدان محشر میں جمع فرمائے گا''۔ دیکھئے تفسیر احسن البیان اس آیت کی تفسیر میں)

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قبر کی زندگی کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ کیا وہ دنیاوی زندگی ہی کی طرح ہوتی ہے یا اس سے مختلف؟ مرنے کے بعد کیا انسان کا تعلق اس دنیا سے رہتا ہے یا نہیں؟ اگر رہتا ہے تو کس طرح؟ میں سمجھتا ہوں اس کے بارے میں ہمیں قیاس کے گھوڑے دوڑانے کی ضرورت ہے نہ اجتہاد کرنے کی ٔاس کا دوٹوک واضح جواب اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں دے دیا ہے ﴿ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون﴾ (البقرہ؛۱۵۴) اور اللہ تعالیٰ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کے

بارے میں) شعور نہیں رکھتے۔

برزخی زندگی کے بارے میں قرآن کریم کا یہ موقف و فیصلہ انتہائی واضح اور دوٹوک ہے جب ہم اس زندگی کے بارے میں کوئی شعور و خبر نہیں رکھتے' اس کے حالات و کیفیات کے بارے میں علم و ادراک نہیں رکھتے' اس لئے کہ ہماری عقلیں محدود و قاصر ہیں' اس کے باوجود اس غیبی و برزخی زندگی کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنا ایسے دعوے کرنا یا ایسے عقیدے رکھنا جو قرآن کریم و سنت صحیحہ سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتے' یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے' ہمیں صرف اتنی باتوں پر اکتفاء کرنا چاہئے' جتنی باتیں قرآن کریم یا سنت صحیحہ سے ثابت ہیں' اس کے آگے سوچنا اور اپنی طرف سے قیاس کے گھوڑے دوڑانا ایمان بالغیب کے منافی نیز قرآن کریم کی تکذیب ہے' جس چیز کا ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا' اور نہ ہی وہ تجربہ سے حاصل ہونے والی چیز ہی ہے' تو ہم اس زندگی کے احوال و کوائف کے بارے میں قطعیت کے ساتھ کوئی بات کیسے کہہ سکتے ہیں؟ وہ مکمل غیبی دنیا ہے اس کا مقصد روحی ہے' وہاں قیاس ورائے کا کوئی عمل دخل نہیں ہے' لہٰذا اس زندگی کو دنیا کی زندگی کی طرح سمجھنا سراسر باطل و خلاف شرع ہے' اور جہاں تک شہیدوں کو مردہ نہ کہنے کی بات کہی گئی ہے تو یہ صرف ان کے اعزاز و تکریم میں ہے' ورنہ برزخ کی یہ زندگی بلحاظ مراتب سب کو یہاں تک کہ کفار و مشرکین کو بھی حاصل ہے' وہ بھی موت کے بعد اسی برزخی زندگی سے گزرتے ہیں' اگرچہ اس زندگی میں انہیں بے شمار تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جب کہ مومن کی یہ زندگی آرام و راحت میں گزرتی ہے' کافروں کے لئے دنیا کی زندگی برزخی زندگی کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے یہاں ان کے لئے آرام و سکون ہے' جب کہ مومنوں کیلئے برزخی و مابعد کی زندگی میں اس دنیا کے مقابلہ میں

زیادہ آرام وآسائش ہے یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس مومن ومتقی بندے سے خوش ہوتا ہے اسے دنیا وآخرت دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے یہاں بھی آرام وآسائش کے ساتھ زندگی گزارتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے بہترین انعام ہے۔

اس ناقابل تردید حقیقت کی مزید وضاحت کے لئے انسانی زندگی کو پانچ مراحل وادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اس تقسیم ادوار کو اگر آپ نے بخوبی سمجھ لیا اور اسے اپنے دل کے تہہ خانے میں جگہ دے دی تو مجھے یقین ہے کہ برزخی زندگی کے تعلق سے بہت ساری شرکیات بدعات اوہام و خرافات اور ہفوات سے آپ بچ جائیں گے۔ البتہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ ان پانچوں ادوار میں مسلم وکافر کی کوئی تمیز نہیں ہے ان مراحل وادوار سے ہر ایک کا گزر ہوتا ہے۔

(۱) عالم ارواح: آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت سے قیامت تک آنے والی ساری روحوں کو پیدا کر دیا انہیں عقل وقوت گویائی عطا فرمائی اور اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اسے عہد الست بھی کہا جاتا ہے ارشاد ربانی ہے: ﴿واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين﴾ (الاعراف:۱۷۲)

''اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں ہم سب اس کے گواہ ہیں تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے''

اس عہد میں ہر شخص نے کافر ہو یا مسلمان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا ہے اور اس کی

گواہی دی ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی گواہی دین فطرت ہے' نبی کریم ﷺ نے بھی اسے حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(۱) عالم رحم مادر : یہ دور رحم مادر میں نطفہ سے لیکر پیدائش تک رہتا ہے' اس میں بچہ مختلف مراحل سے گزرتا ہے' پہلے چالیس دنوں تک نطفہ کی شکل میں رہتا ہے' پھر چالیس دنوں تک خون کے لوتھڑے کی شکل میں' پھر چالیس دنوں تک گوشت کی بوٹی کی شکل میں رہتا ہے اس کے بعد اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے' پھر گوشت میں ہڈی بننی شروع ہوتی ہے' اس کے بعد اللہ احکم الحاکمین اسے ایک نئی خلقت دے کر پیدا فرماتا ہے' ان مراحل کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے' یہ انتہائی مختصر زندگی ہے' عام طور پر ایک انسان نو ماہ رحم مادر میں رہتا ہے۔ (دیکھئے سورہ نحل: ۷۸' سورۃ المومنون: ۱۴' سورہ لقمان: ۱۴ اور صحیح مسلم)

(۳) عالم حیات : یہ وہ دور ہے جس سے ہمارا آپ اور پوری کائنات کا گزر ہو رہا ہے' یہ پیدائش کے بعد سے لے کر موت تک کی زندگی ہے' یہ بھی آخرت کی ابدی زندگی کے سامنے مختصر ترین زندگی ہے' نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں' (سنن ترمذی) ایک حدیث میں آپ نے انسان کی مثال ایک مسافر سے دی ہے جو کسی درخت کے نیچے تھوڑی دیر آرام کر کے پھر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الزہد وسنن ابن ماجہ)

(٤) عالم برزخ : یہ زندگی موت سے شروع ہوتی ہے' اور قبر سے دوبارہ زندہ

اٹھائے جانے تک رہتی ہے' یہ عالم آخرت کی پہلی منزل ہے' آخری اور ابدی نہیں' اس دنیا یعنی عالم حیات کے مقابلہ میں یہ طویل ترین دور ہے' اس زندگی سے بھی ہر شخص کا خواہ مسلمان ہو یا کافر' نیک ہو یا بد گزرہوتا ہے۔

(۵) عالم آخرت: یہ انسانی سفر کی آخری وابدی منزل ہے' یہ زندگی قبر سے اٹھائے جانے کے بعد شروع ہوتی ہے البتہ اس زندگی کی کوئی انتہا نہیں یہ ابدی وسرمدی زندگی ہے' اس کے بعد کسی زندگی کا کوئی وجود نہیں' حساب وکتاب کے بعد لوگ اپنے اعمال کی بدولت جنت یا جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

ان ادوار میں عالم برزخ بھی ایک زندگی ہے' جو اپنے سابق ولاحق زندگیوں سے یکسر مختلف ہے' اسے دنیا یا آخرت' یا عالم ارواح یا عالم رحم مادر پر قیاس کرنا کسی بھی طور پر جائز ودرست ہی نہیں' بلکہ نادانی ہے۔ اصل کیفیت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے' البتہ ہر دور کے بارے میں جو کیفیات وحالات کتاب وسنت صحیحہ میں وارد ہیں ان پر شک وشبہ سے بالاتر مکمل ترین ایمان ہونا چاہئے۔

نبی کریم ﷺ بھی برزخی زندگی سے گزر رہے ہیں' آپ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے' آپ ﷺ کی برزخی زندگی کے بارے میں جو باتیں کتاب وسنت صحیحہ سے ثابت ہیں ان پر ہمارا ایمان ہے' نبی کریم ﷺ کی برزخی زندگی دیگر تمام انبیاء کرام اور شہداء سے بڑھ کر اور افضل ہے' آپ کا جسد اطہر قبر میں اسی طرح تروتازہ ہے جس طرح تدفین کے وقت تھا' اور قیامت تک اسی طرح تروتازہ اور بے داغ رہے گا' کیونکہ انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو کیڑے مکوڑے نہیں کھا سکتے' جو آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہے فرشتے آپ تک اس کو پہنچاتے ہیں' آپ ﷺ کی روح بھی لوٹائی جاتی ہے' آپ ﷺ

اوربشمول تمام انبیاء کرام اپنی قبروں میں صلاۃ پڑھتے ہیں' یہ کچھ باتیں ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے' لہٰذا ان ساری باتوں پر ہمارا ایمان ہے البتہ کیفیت کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' جس طرح نبی کریم ﷺ کے معراج پر ہمارا ایمان ہے لیکن اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں' ٹھیک اسی طرح برزخی زندگی کا مسئلہ بھی ہے' رہے یہ عقائد کہ؛ (۱) نبی کریم ﷺ قبر میں اس دنیا کی طرح زندہ ہیں آپ ﷺ کی وفات ہی نہیں ہوئی (ملفوظات احمد رضا بریلوی حصہ سوم ص 276)

۱۔ آپ ﷺ کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں' آپ لوگوں کے حالات' نیات اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں (خالص الاعتقاد؛۳۹)

۳۔ انبیاء کرام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوضات احمد رضا بریلوی حصہ سوم؛۲۷۶)

۴۔ سید رفاعی نبی کریم ﷺ کی قبر کے سامنے حاضر ہوئے' آپ ﷺ کا دست مبارک ظاہر ہوا' اس پر بوسہ دیا۔ (فضائل اعمال زکریا کاندھلوی' مجموعہ رسائل احمد رضا بریلوی ص ۱۷۳)

۵۔ حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں؛ میری بیعت باطن بلاواسطہ نبی کریم ﷺ سے ہوئی ہے' سید احمد شہید نے میرا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا (شمائل امدادیہ ۱۰۸)

۶۔ اولیاء کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم وادراک وسمع و بصر پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہیں۔ (بہار شریعت امجد علی؛ ۵۸)

یہ عقائد کتاب وسنت اور عقل کے خلاف اور بلادلیل ہیں' اور یہ صرف چند مثالیں ہیں ورنہ گمراہ فرقوں کی کتابوں میں اس طرح کے دعوے اور اوہام وخرافات بہت ہیں' اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!